مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ آجکل جس طریقے سے اس کا اہتمام کیا جاتا ہے، کیا ایسا کرنا صحابہ کرام اور بعد والے اکابرین امت سے ثابت ہے۔ برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں تفصیل سے رہنمائی فرمائیں۔

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
فیروز پور روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کا ذکر یا آپ کے اوصاف ومحاسن اور عبادات ومعاملات کا ذکر حتی کہ جس چیز کی ادنیٰ نسبت بھی نبی کریم ﷺ کی جانب ہو اس کا ذکر یقیناً فعلِ مستحسن اور باعثِ اجر وثواب ہے، یقیناً آپ ﷺ کی دنیا میں آمد دنیا کے لیے ایک نعمت ہے، اندھیروں میں ایک روشنی ہے، ایک مسلمان کا خوش ہونا فطری امر ہے، جس سے انکار ممکن نہیں، البتہ اس پر خوش ہونے کا وہی طریقہ اختیار کرنا جائز ہے جو محسنِ کائنات ﷺ سے ثابت ہو، یا صحابہ وتابعین نے اس پر عمل کیا ہو، یہی آپ ﷺ کی آمد کے مقصد کی حقیقی پیروی ہے، چونکہ مروجہ میلاد کا ثبوت قرآن وحدیث اور صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین میں سے کسی سے نہیں ہے، بلکہ یہ ساری چیزیں بعد کے لوگوں کی ایجاد کردہ ہیں، اور بدعات میں شامل ہیں، لہٰذا ان کا ترک کرنا لازم ہے۔

"بدعت" اس عمل کو کہا جاتا ہے، جسے نیک کام سمجھ کر کیا جائے، اس کا التزام ہو، اس کے نہ کرنے پر نکیر ہو اور وہ ایسا عمل ہو کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعینِ کرام اور تبع تابعین رحمہم اللہ کے زمانے میں اس عمل کی ضرورت ہونے کے باوجود وہ اس پر عمل نہ کریں، یا اس طرح عمل نہ کریں جس کیفیت کے ساتھ اِس دور میں لازم سمجھا جا رہا ہے۔

اب دیکھیے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو ہم سے بہت سے زیادہ نیکیوں کے حریص، ہم سے زیادہ عبادات کا شوق رکھنے والے اور ہم سے زیادہ آپ ﷺ کے عاشقِ صادق تھے، انہوں نے اس عمل کو اختیار نہیں کیا، جب کہ انہیں ہم سے زیادہ اس کی ضرورت تھی، اور وہ چاہتے تو یہ کر سکتے تھے، لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ سے یہ نہیں سیکھا، حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضورِ اکرم ﷺ کا مزاج سمجھتے تھے، اس لیے عشق و محبت کے باوجود انہوں نے ایسا عمل نہیں کیا جو حضور ﷺ کو ناپسند ہو اور حقیقی محبت یہی ہے کہ جس میں محبوب کی راحت رسانی ہو، یہ کمالِ محبت نہیں کہ آدمی اپنی چاہت پوری کر کے محبوب کو تکلیف پہنچائے اور پھر اسے اپنی محبت کا تقاضا کہے۔ لہٰذا مروجہ میلاد کی مجالس کا کیونکہ خاص کیفیات کے ساتھ التزام کیا جاتا ہے، اور نہ کرنے والوں کو برا کہا جاتا ہے (نیز میلاد کی مجالس میں مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے، باجے بجانا، کیک کاٹنا اور پیسوں کا ضیاع ہوتا ہے) اس لیے ان کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ ولادت کی خوشی میں یوں کرنا چاہیے کہ آپ کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنے کا عزم کر لیں، یہ حقیقی محبت ہے، دن اور وقت متعین کیے بغیر آپ کی دنیا میں آمد پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے شکرانہ کے نوافل ادا کر لیں، روزے رکھیں، کثرت سے انفرادی طور پر اخلاص کے ساتھ درود شریف پڑھ کر آپ کو اس کا ثواب پہنچائیں، اس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ دونوں ہی خوش ہوں گے۔ (مستفاد شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید" کی کتاب "اختلافِ امت اور صراطِ مستقیم، ص:۸۶ تا ۹۸" دار الافتاء جامعہ بنوریہ) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۰/ ربیع الاول/ ۱۴۴۴ھ

28/ ستمبر/ 2022ء

دار الافتاء — رقم الافتاء: 64/147 — التاریخ: 28/09/2022 — الجامعة الاشرفية لاهور

الجواب صحیح
شرافت رفیق
28-9-2022
یکم ربیع الاول ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح